حضرت عائشہ سچی یا خدا؟ ناصبی فیصلہ کریں

بخاری کی باطل اور خلاف قرآن حدیث

تحفظ عقائد تشیع ٹیم

12/17/20

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين

حضرت عائشہ سچی یا خدا؟ ناصبی فیصلہ کریں

بقلم : سید ابو ہشام نجفی ۔

ترتیب: علی ناصر

نشر و اشاعت: تحفظ عقائد تشیع ٹیم

بخاری نے اپنی کتاب میں کثرت سے ان جھوٹی روایتوں کو نقل کیا جو قرآن کی تکذیب کرتی ہیں ان جھوٹی و من گھڑت روایتوں میں سے دو یہ روایتیں بھی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ المَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ» [ص:7] قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ فِي اليَوْمِ الشَّدِيدِ البَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی

کی سی آواز محسوس ہوتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل و دماغ پر اس (فرشتے) کے ذریعہ نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی ہے اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ پس میں اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں۔ عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے سخت کڑاکے کی سردی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔

"صحيح البخاري،كِتَاب بَدْءِ الْوَحْيِ ، بَابٌ، حديث - 2"

https://shamilaurdu.com/hadith/bukhari/2/

3215 – حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ؟ قَالَ: «كُلُّ ذَاكَ يَأْتِينِي المَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ

الجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَيَتَمَثَّلُ لِي المَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ»

عائشہ نے بیان کیا کہ حارث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وحی آپ کے پاس کس طرح آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی طرح سے آتی ہے۔ کبھی فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے تو وہ گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے۔ جب وحی ختم ہو جاتی ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہوتا ہے، میں اسے پوری طرح یاد کر چکا ہوتا ہوں۔ وحی اترنے کی یہ صورت میرے لیے بہت دشوار ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں آ جاتا ہے وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور جو کچھ کہہ جاتا ہے میں اسے پوری طرح یاد کر لیتا ہوں۔

صحيح البخاري،كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ،6بَابُ ذِكْرِ الْمَلاَئِكَةِ،حديث- 3215

https://shamilaurdu.com/hadith/bukhari/3215/

تحفظ عقائد تشیع ٹیم

روایات کا مفہوم یہ ہے کہ جب وحی گھنٹوں کی آواز کی صورت میں نازل ہوتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اذیت کا سبب بنتی ہے اس صورت کی وحی سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ کڑاکے کی سردی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پسینے سے شرابور ہو جاتے،

آخر جب فرشتہ انسانی صورت میں وحی لا سکتا تھا تو پھر اللہ سبحانہ تعالی کیوں اپنے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو سخت تکلیف میں مبتلا کرتا تھا؟

یہ وہ داستان تھی جسے عائشہ نے گڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب کر دیا جبکہ اللہ سبحانہ تعالی واضح الفاظ میں فرما رہا ہے ،

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى (طه2)

ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ تکلیف اٹھاؤ۔

چنانچہ اللہ سبحانہ تعالی فرما رہا ہے نزول قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لئے سختی کا سبب نہیں ہے اور نا ہی اللہ سبحانہ تعالی چاہتا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو نزول وحی کے سبب سختی میں مبتلا

کرے جبکہ عائشہ کا بیان اس کی سخت مخالفت کرتا ہے، ناصبی جواب دیں ان کے نزدیک کون سچا ہے؟